علم کے بغیر فتویٰ دینا

 کچھ لوگ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیتے ہیں' ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب یہ عمل بہت خطرناک اور کبیرہ گناہ ہے۔ علم کے بغیر بات کو اللہ تعالیٰ نے شرک کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَٱلْإِثْمَ وَٱلْبَغْيَ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا۟ بِٱللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ سُلْطَٰنًا وَأَن تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ ﴾ (الأعراف۷/ ۳۳)

"(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کی باتوں کو' ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام کیا ہے اور اس کو بھی (حرام کیا ہے) کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس کو بھی (حرام کیا ہے) کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔"

یہ حکم سب کو شامل ہے کہ اللہ کی ذات کے بارے میں یا اس کی صفات کے بارے میں یا اس کے افعال کے بارے میں یا اس کے شرعی احکام کے بارے میں علم کے بغیر بات کرنا منع ہے۔ کسی شخص کے لئے بھی اس وقت تک کسی چیز کے بارے میں فتویٰ دینا جائز نہیں' جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کا حکم کیا ہے اور اس کے لئے اس کے پاس اس ملکہ کا ہونا بھی ضروری ہے' جس سے وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے نصوص کے معنی و مفہوم کو بھی سمجھ سکے' جب اس میں یہ ملکہ پیدا ہو جائے تو پھر وہ فتویٰ دے سکتا ہے۔ مفتی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ترجمانی کرتا اور نبی ﷺ کے ارشادات کو آگے پہنچاتا ہے لہٰذا اگر وہ کوئی بات علم کے بغیر کہتا ہے یا نظروا جتہاد اور دلائل پر غور کی روشنی میں حاصل ہونے والے ظن غالب کے بغیر کہتا ہے' تو اس نے علم کے بغیر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بات منسوب کرنے کے جرم کا ارتکاب کیا لہٰذا اسے سزا کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ ٱلنَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٤٤﴾ ﴾ (الأنعام۶/ ۱۴۴)

"تو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ افتراء کرے تاکہ ازراہ بے دانشی لوگوں کو گمراہ کرے کچھ شک نہیں کہ اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

——— شیخ ابن عثیمین ———

فتویٰ کے بارے میں خبر دینے میں کوئی حرج نہیں

سوال طلبہ ایک ایسے استاد سے فتویٰ پوچھتے ہیں، جس کے پاس مناسب علم تو ہے لیکن وہ فتویٰ دینے کا اہل نہیں ہے ہاں البتہ اس طرح کے سوال کا اس نے بعض ثقہ علماء سے جواب ضرور سن رکھا ہوتا ہے، تو کیا اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ طلبہ کو یہ فتویٰ دے یا ضروری ہے کہ جواب کو صاحب فتویٰ کی طرف منسوب کیا جائے؟

جواب جب کسی ایسے شخص سے سوال کیا جائے جس کے پاس فتویٰ دینے کی اہلیت نہ ہو اور اسے معتبر علماء کا فتویٰ یاد ہو تو اس فتویٰ کے بتانے میں کوئی حرج نہیں لیکن جواب کو اپنی طرف منسوب نہ کرے بلکہ یہ کہے کہ میں نے فلاں شخص کو اس کا یہ فتویٰ دیتے ہوئے سنا ہے جب کہ اسے وہ فتویٰ بغیر شک و شبہ کے یاد ہو۔ (واللہ ولی التوفیق)

—— شیخ ابن باز ——